احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ | سوموار ۶ رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ ۔ یکم امان ۱۳۷۲ہش ۔ یکم مارچ ۱۹۹۳ء | نمبر ۵۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیعت کا اصل مدّعا

اصل مدّعا بیعت کا یہی ہے کہ توبہ کرو۔ استغفار کرو۔ (عبادتوں) کو درست کرکے پڑھو۔ ناجائز کاموں سے بچو۔ مَیں جماعت کے لئے دعا کرتا رہتا ہوں مگر جماعت کو بھی چاہیئے کہ وہ خود بھی اپنے آپ کو پاک کرے ...... اللہ تعالیٰ لفظی بیعتوں کو پسند نہیں کرتا بلکہ چاہتا ہے کہ جیسے بیعت کے وقت توبہ کرتے ہو اسی توبہ پر قائم رہو اور ہر روز نئی توجہ قائم کرو۔ جو اس کے استحکام کا موجب ہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اولاد اور مال انسان کے لئے فتنہ ہوتے ہیں۔ دیکھو اگر خدا کسی کو کہے کہ تیری کُل اولاد جو مرچکی ہے زندہ کر دیتا ہوں مگر پھر میرا تجھ سے کچھ تعلق نہ ہوگا تو کیا اگر وہ عقلمند ہے اپنی اولاد کی طرف جانے کا خیال بھی کرے گا؟

پس انسان کی نیک بختی یہی ہے کہ خدا کو ہر ایک چیز پر مقدّم رکھے۔ جو شخص اپنی اولاد کی وفات پر بُرا مناتا ہے وہ بخیل بھی ہوتا ہے کیونکہ وہ اس امانت کے دینے میں جو خدا تعالیٰ نے اس کے سپرد کی تھی بخل کرتا ہے اور بخیل کی نسبت حدیث میں آتا ہے کہ اگر وہ جنگل کے دریاؤں کے برابر بھی عبادت کرے تو وہ جنّت میں نہیں جائے گا۔ پس ایسا شخص جو خدا سے زیادہ کسی چیز کی محبّت کرتا ہے اس کی عبادت نماز، روزہ بھی کسی کام کے نہیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۶۰۳)

انفاق فی سبیل اللہ کا مقصد خدا کی محبت حاصل کرنا ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ امام جماعت احمدیہ (الثالث)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں خرچ کے لئے اس لئے بلایا جاتا ہے کہ تم ان رستوں کو فراخ اور کشادہ رکھو تا تم بھی بشاشت سے ان کے اوپر چلتے چلے جاؤ اور جو باہر سے آگر (دین حق) میں داخل ہونے والے ہیں۔ ان کے دلوں میں بھی کوئی تنگی پیدا نہ ہو۔ ان کی تربیت کر دی جائے اور بتا دیا جائے کہ یہ وہ راستہ ہے جو خدا تک لے جاتا ہے۔ یہ وہ راستہ ہے جس پر چل کر انسان خدا کی محبت حاصل کر لیتا ہے۔ یہ وہ راستہ ہے جس پر چل کر خدا پانے کے بعد وہ چیز مل جاتی ہے جو انسان کی ترقی کا موجب اور اس کی لذت اور سرور کا باعث بنتی ہے۔ غرض اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سنو! تمہیں اس خرچ کے لئے اس لئے بلایا جا رہا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی محبت کو دنیا میں قائم کرو

اور انفاق فی سبیل اللہ کرو۔ تمہیں صرف "انفاق" کے لئے نہیں بلایا جاتا۔ تم سے یہ بھی نہیں کہا جا رہا کہ اپنے اموال لاؤ اور جماعت کے سامنے پیش کرو بلکہ تمہیں کہا جا رہا ہے کہ اپنے اموال اس لئے لاؤ اور پیش کرو تا انسان اللہ تعالیٰ کے راستہ پر کامیابی کے ساتھ اور بشاشت کے ساتھ اور فراخی کے ساتھ چلنا شروع کر دے۔ اور یہ راہیں اسے اس کے محبوب رب تک پہنچا دیں۔ (۔) لیکن ہوتا یہ ہے کہ تم میں سے بعض بخل کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور یہ بات بھول جاتے ہیں کہ جو شخص بخل کرتا ہے۔ خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتا اس کے بخل کے بدنتائج اس کو ہی بھگتنے پڑتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے مال سے بعض دفعہ برکت چھین لیتا ہے مثلاً ایک شخص خدا کی راہ میں دینے سے

گریز کرتا ہے۔ اور بشاشت سے وہ قربانی نہیں دیتا تو مال تو اس کے پاس اس وقت تک ہی ہے جب تک اللہ تعالیٰ اس کے پاس اس مال کو رہنے دے۔ بعض دفعہ اس کے گھر کو آگ لگ جاتی ہے اس کا دس پندرہ یا بیس تیس ہزار روپیہ کا کپڑا آرہا ہوتا ہے۔ وہ کپڑا ٹرک سے چوری ہو جاتا ہے وہ مال خریدنے جاتا ہے تو کوئی جیب کترا اس کی جیب سے رقم نکال کر لے جاتا ہے پھر وہ سوچتا ہوگا کہ کاش میں یہ مال خدا کی راہ میں پیش کر دیتا اور اگر انسان بخل سے کام نہ لے تو پھر اللہ تعالیٰ اس کے مال میں برکت دیتا اور اسے بتاتا ہے کہ مَیں تمہارے مال کی حفاظت کر رہا ہوں

(از خطبہ فرمودہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۷ء)

"تحریک بہبود انسانیت" کے پیر تمام دنیا میں جلسے قائم کرنے چاہئیں"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم صدیق احمد صاحب کشمیری کو مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۹۲ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم صوفی محمد شریف صاحب (آزاد کشمیر) کا پوتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "عتیق احمد" نام عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک خادم دین اور صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری محمد اسماعیل صاحب خالد سابق مینجر احمدیہ سٹیٹس سندھ حال دارالرحمت غربی ربوہ مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۹۳ء کو حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث وفات پا گئے۔ اگلے روز جنازہ مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے بعد ظہر بیت المبارک کے شرقی میدان میں پڑھایا۔ آپ موصی تھے بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولانا صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

تقریب نکاح و رخصتانہ

۱۔ مکرمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ بنت مکرم مبارک احمد صاحب خالد مینیجر و پبلشر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان کی تقریب رخصتانہ بھمراہ مکرم بشارت احمد صاحب خالد ابن مکرم حکیم علی حسن صاحب چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودہا مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۹۳ء کو منعقد ہوئی (ان کے نکاح کا اعلان مورخہ ۱۳ جون ۹۲ء کو بیت اقبال میں محترم مولوی محمد ابراہیم صاحب بھاماڑی صدر محلہ دارالنصر غربی ربوہ نے بعوض پچیس ہزار روپے حق مہر کیا تھا)

۲۔ اسی طرح مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بنت مکرم مبارک احمد صاحب خالد کی شادی بھمراہ مکرم سعید احمد صاحب طاہر ابن مکرم چوہدری غلام محمد صاحب چک

باقی صـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

یکم۔ امان ۱۳۷۲ہش | یکم۔ مارچ ۱۹۹۳ء

بُفے سسٹم

۱۹۵۰ء کی بات ہے حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب دارالضیافت (ربوہ) کے انچارج تھے۔ ایک تقریب کے سلسلہ میں آپ نے ربوہ کے بہت سے معززین کو دعوت دی۔ حضرت مولینا جلال الدین صاحب شمس۔ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب۔ اور حضرت قاضی محمد نذیر صاحب بھی اس دعوت میں شامل تھے۔ دارالضیافت کے صحن میں دعوت کا انتظام تھا۔ اور یہ دعوت سب نے میزوں کے اِرد گِرد یا اِدھر اُدھر کھڑے ہو کر کھائی۔ دو تین اصحاب نے یہ بھی کہا کہ ہم تو کھڑے ہو کر پلیٹ ہاتھ میں لے کر یا میز پر رکھ کھانا پسند نہیں کرتے۔ چنانچہ انہوں نے دیواروں کے پاس کرسیاں بچھا لیں اور بیٹھ کر کھانا کھایا۔

اس طرح کھڑے ہو کر دعوت میں کھانا کھانے کو بُفے سسٹم کہا جاتا ہے۔ چنانچہ اس موقعہ پر بُفے سسٹم پر خوب باتیں ہوئیں۔ بعض دوستوں نے کرہًا اس طرح کھانا کھایا اور بعض دوستوں نے اس سسٹم کی تعریف کی۔ پانصد کرسیاں کہاں سے لائی جائیں اور کرسیوں کے ساتھ میزوں کا انتظام کیسے کیا جائے۔ یہی بہتر ہے کہ ہر شخص پلیٹ میں کھانا ڈالے اور ایک طرف ہو جائے اور سب ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہوئے کھانا کھائیں۔ زیادہ دوستوں سے ملاقات کا موقعہ ملتا ہے۔ زیادہ باتیں ہوتی ہیں۔ زیادہ واقفیت بڑھتی ہے۔ پسند کرنے والوں نے یہ دلائل دئیے۔

اس کے بعد یہ سسٹم جاری ہو گیا۔ اَوروں کی کیا بات کریں۔ حضرت امام جماعت الثالث کے تینوں فرزندوں کے ولیمے میں شرکت کی۔ اور حضور کے انتظام کے ماتحت کھڑے ہو کر کھانا کھایا۔ اور لُطف اٹھایا۔ یعنی کھانے کا بھی۔ ملاقاتوں کا بھی اور گفتگو کا بھی۔ کبھی آپ اِس سے مل رہے ہیں کبھی اُس سے۔ کبھی اِس سے بات ہو رہی ہے کبھی اُس سے۔ اور اب تو اکثر ولیمہ کے موقعہ پر جہاں سینکڑوں افراد مدعو ہوتے ہیں ایوان محمود میں ہو یا انصاراللہ کے ہال میں یا اپنی ہی گلی میں یہی سسٹم استعمال میں لایا جاتا ہے۔ گویا کہ اب یہ روایت بن چکی ہے۔ اگرچہ بعض لوگ اب بھی اس خیال کا اظہار کرتے ہیں کہ ان موقعوں پر مدعوین کو بٹھا کر کھانا کھلایا جائے۔ لیکن ہمیں یقین ہے کہ جب انہیں کسی ایسی تقریب کے انعقاد کا موقعہ آئے گا تو وہ بھی ایسا ہی کریں گے۔ بُفے سسٹم ہی سے کھانا کھلایا جائے گا۔ یہ وقت کی ضرورت ہے اور اب جماعت کی روائت۔ آپ چاہیں تو کرسی لے کر بیٹھ جائیں لیکن دوسروں کو تو مَیلی آنکھ سے نہ دیکھیں۔

اپنی راحت اور مسرت میں کریں سب کو شریک
اپنے غم کو دوسروں کے غم میں مدغم کیجیۓ
آدمی سے آدمیّت کا تقاضا ہے یہی
رنج و غم دکھ درد کے حالات کو کم کیجیۓ

ابوالاقبال

○

اب تیزیٔ رفتار کا انداز نیا ہے
منزل کا قدم میری طرف بڑھنے لگا ہے

تم روزنِ زنداں سے ذرا جھانک کے دیکھو
یہ ان سے ملاقات کے موسم کی گھٹا ہے

رندانِ قدح خوار کے دل ہو گئے چھلنی
ساقی نے مجھے ہنس کے جو اک جام دیا ہے

لہروں کے تسلسل سے ہے دریاؤں کی رونق
منجدھار تو تیراک کی ہمت کا صلہ ہے

جی بھر کے ہُوا مَیں نہ گناہوں کا سزاوار
ستاری و غفاری کو مجھ سے یہ گِلہ ہے

پھیلی ہے فضاؤں میں جو اک گونج کی صورت
آئی ہے فلک سے کہ زمیں ہی کی صدا ہے

حالات کے میزان پہ ہیں اپنی نگاہیں
دل ہے کہ حقائق کے لئے باد نما ہے

مَیں خوش ہوں کہ وہ مجھ سے اُلجھنے تو لگے ہیں
یہ ان کی محبّت ہے، مِرا ذوقِ وفا ہے

کرتے ہیں تری بات کی تائید سبھی لوگ
اور پُشت پہ میری کوئی ہے تو وہ خدا ہے

دیکھی ہے نسیم ایک کرن مَیں نے اُفق پر
سُورج کے نکلنے کا یقیں ہونے لگا ہے

نسیم سیفی

نادار مریضوں کے لئے عطایا

صدقات اللہ تعالیٰ کے رحم اور فضل کو جذب کرتے ہیں اور کسی آنے والی مصیبت کو ٹال دیتے ہیں۔ مخیّر احباب سے گذارش ہے کہ فضلِ عمر ہسپتال میں زیرِ علاج نادار مریضوں کی امداد کے لئے اپنے صدقات ارسال فرما کر ثوابِ دارین حاصل کریں۔ ـــــــ (ایڈمنسٹریٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

مئی ۱۹۲۷ء کے پہلے ہفتے کا آغاز فسادات لاہور سے ہوا۔ جس میں لاہور کے مظلوم اور بے کس مسلمانوں کا خون دو تین دن تک نہایت بے دردی سے بہایا جاتا رہا۔ قادیان میں اس دردناک حادثہ کی اطلاع پہنچی تو حضرت امام جماعت الثانی کو سخت قلق و کرب ہوا اور آپ نے ذوالفقار علی خان صاحب (ناظر اعلیٰ) اور مفتی محمد صادق صاحب (ناظر امور عامہ) کو فوراً قیام امن و خدمت خلق اور امداد مظلومین کی غرض سے اور مسلمانوں کی قانونی امداد کے لئے مولوی فضل دین صاحب وکیل کو لاہور روانہ فرمایا۔ اس کے بعد حضور کی ہدایات لے کر بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی بھی لاہور تشریف لے آئے اور بیت الحمد لاہور میں انفرمیشن بیورو شعبہ اطلاعات قائم کر دیا گیا۔ شعبہ اطلاعات کے قیام کے بعد حضرت ذوالفقار علی خانصاحب اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے سب سے پہلے مقتولین اور مجروحین اور ان کے پس ماندگان کے متعلق ضروری اور مفصل معلومات حاصل کرنے کے لئے ایک مفصل اشتہار دیا جس پر صبح ۶ بجے سے لے کر ۹ بجے شام تک لاہور کے مختلف حصوں سے بکثرت اطلاعات آنا شروع ہوئیں۔ اور جہاں جہاں بھی فوری امداد کی ضرورت محسوس ہوئی ان بزرگوں نے امداد پہنچائی۔ اور خود کوتوالی میں جاکر زیر حراست مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کی۔ مرنے والوں کے لواحقین اور متعلقین کی ڈھارس بندھائی اور مناسب ضروریات کا بندوبست کیا اور لاہور کے احمدی ڈاکٹروں کو ہسپتال میں جاکر زخمیوں کی دیکھ بھال کے لئے بھجوایا۔ چنانچہ لاہور کے ہفت روزہ ترجمان نے ۶ رجون ۱۹۲۷ء کی اشاعت میں لکھا مرزائی (...) نے بڑے وسیع پیمانے پر لاہور کے مصیبت زدہ مسلمانوں کی ہر صورت میں یعنی قانونی اور نقدی کی امداد بہم پہنچانا شروع کر دی ہے۔ ذوالفقار علی خانصاحب (ناظر اعلیٰ) ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب (ناظر امور خارجہ) مولوی فضل دین صاحب اور بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی مہینوں تک مسلمانان لاہور کی خدمت کرتے رہے۔

اس سلسلے میں جناب عبدالمجید صاحب سالک کا بیان بھی ملاحظہ فرمائیں۔

"۴ رمئی ۱۹۲۷ء کو رات کے وقت حویلی کابلی مل کی مسجد سے چند مسلمان نماز پڑھ کر نکلے تو سکھوں نے ڈبی بازار والے گوردوارے سے نکل کر ان پر حملہ کیا۔ اور تین نمازی شہید ہو گئے۔ حکام شہر اور بزرگان شہر نے انتہائی تدابیر اختیار کیں تاکہ فساد پھیلنے نہ پائے۔ مسلمانوں نے نہایت صبر و شکیب سے کام لیا۔ اور دوسرے دن شہداء کی میتیں ہزارہا مسلمانوں کے جلوس کے ساتھ اٹھیں۔ جب یہ جلوس لوہاری دروازہ کے باہر پہنچا تو ہندوؤں کے ایک مکان سے جنازوں پر کنکر پھینکے گئے۔ مسلمان بپھر گئے لیکن پھر بڑوں کے سمجھانے بجھانے پر خاموش ہو گئے۔ تاکہ جنازوں کی توہین نہ ہو۔ لیکن جب ہزارہا مسلمان میتوں کو دفن کرنے کے بعد واپس آئے تو ہندوؤں سے ان کا تصادم ہو گیا اور شہر کے مختلف حصوں میں چھرا چلنے لگا۔ اگرچہ اس فساد کا آغاز سکھوں کی طرف سے ہوا تھا۔ لیکن حویلی کابلی مل کے حادثہ کے بعد سکھ خدا جانے کہاں غائب ہو گئے۔ اور خونریزی ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان ہونے لگی۔ ایسی حالت میں سکھوں کا طریقہ یہی ہوتا تھا کہ وہ جانتے تھے کہ ہم بہت قلیل اقلیت میں ہیں۔ اگر ہم میں سے دو تین آدمیوں نے فساد شروع کر دیا ہے تو باقی سکھوں کو اس فساد کے نتائج سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ طیش کھائے ہوئے مسلمان ہندوؤں پر حملہ آور ہو جاتے تھے اور پھر ہندو بھی اپنے اپنے حلقوں میں مسلمانوں کو قتل کرنا شروع کر دیتے تھے۔ غرض دو تین دن لاہور میں کشت و خون کا سلسلہ جاری رہا اور کوئی دو سو ہلاک اور تین سو سے زیادہ زخمی ہوئے۔"

(سرگذشت از جناب عبدالمجید صاحب سالک صفحہ ۲۳۶ و ۲۳۷)

کس نے کیا کہا

نوائے وقت لاہور

مکرمی! آج کل ڈاکٹر اسرار احمد کے مضامین مسلسل اور بالترتیب نوائے وقت میں شائع ہو رہے ہیں جن میں قرآن کے تذکرہ سے ہمیشہ تان اپنی حزب اللہ کی جانب اور سمع وطاعتہ کے فلسفہ پر ٹوٹتی ہے۔ سابقہ جمعہ کے اخبار میں ان کا جو مضمون شائع ہوا ہے اس کا موضوع تو بابری مسجد سے شروع کیا گیا ہے جس پر ہر مسلمان خون کے آنسو روتا ہے لیکن کالم ۲ کے ابتدائی پیرا میں جو کچھ کہا گیا وہ یہ ہے۔

"بابری مسجد کی شہادت کا ایک دوسرا اہم نتیجہ جو پاکستان کی "اجتماعی سوچ" پر مرتب ہوا ہے یہ ہے کہ براعظم پاک و ہند میں مسلمانوں کے مستقبل کے اعتبار سے پاکستان کا رول از سر نو بحث کا موضوع بن گیا ہے۔ یہاں تک کہ یہ سوال بھی تحت الشعور سے ابھر کر شعور کی سطح پر نمودار ہو رہا ہے کہ آیا پاکستان کا قیام درست بھی تھا یا نہیں؟ اس لئے کہ اس وقت تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ پاکستان کو اپنے وجود کا جواز از سر نو "دریافت" کرنے کی ضرورت پیش آگئی ہے اور اس تلخ تر مسئلے سے قطع نظر کہ موجودہ پاکستان ایک "ثابت و سالم" ملک کی حیثیت سے اپنی آزاد اور خودمختار حیثیت کو برقرار بھی رکھ سکے گا یا نہیں، پاکستان کے قائم رہنے کی صورت میں بھی کم از کم فوری طور پر تو وہ بدترین اندیشے واقعات کا روپ دھارتے نظر آ رہے ہیں جو پاکستان کے شدید ترین مخالفین کی جانب سے ظاہر کئے جاتے تھے۔ یعنی "قیام پاکستان کے نتیجہ میں بھارت میں مسلمان ختم ہو جائیں گے اور پاکستان میں اسلام اور چونکہ ان خدشات اور خطرات کا ازالہ صرف اسی طرح ممکن ہے کہ پاکستان اپنے مذہبی تشخص کو از سر نو اجاگر کرے۔

اس تحریر کے تجزیہ کی خاص ضرورت ہے کیونکہ ڈاکٹر صاحب کا مافی الضمیر نظریہ پاکستان قیام پاکستان اتحاد پاکستان اور تحفظ پاکستان کے متعلق اظہر من الشمس ہے وہ کون "اجتماعی سوچ" کا حامل ہے جس کے نزدیک پاکستان کا رول از سر نو بحث کا موضوع بن گیا ہے جس چیز کو وہ اجتماعی سوچ کا نام دیتے ہیں وہ سابق مخالفین پاکستان کی سوچ ہو سکتی ہے۔ اسی طرح تحت الشعور میں قیام پاکستان کے جواز کی مخالفت بھی مخالفین پاکستان کے ہی تحت الشعور میں ہو سکتی ہے۔ بہرحال یہ ڈاکٹر صاحب کا اپنے تحت الشعور کا اقبال ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے کیا خوب پاکستان کی سالمیت اور آزادی کے خلاف لوگوں میں تشویش پیدا کرنے کی کوشش کی ہے پاکستان کے کسی دوست سے اس بات کی توقع نہیں ہو سکتی۔

یہ بات بالخصوص دیوبندی علماء (ماسوا مستثنیات کے) کے متعلق واضح ہے کہ ایک ایسی مملکت کے متعلق مخالفت جو مسلم اکثریت کے اپنے علاقوں میں مسلمانوں کے غلبہ پر منتج ہو اور جس سے ہندوستان کے ۷ کروڑ مسلمانوں کو تحفظ حاصل ہو جاتا ہو۔ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ نام نہاد علما سیکولرزم کی سیاست کے قائل تھے۔ لیکن جونہی پاکستان کا قیام عمل میں آیا تو یہ دوڑ کر پاکستان آگئے اور اب اسلامی سیاست کا پرچار کرنے لگے۔ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اور قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کا پاکستان تو ملائیت قبول نہیں کر سکتا تھا لیکن اب ان سابقہ مخالفین پاکستان کی کوششیں پاکستان میں تھیوکریسی قائم کرنے پر صرف ہونے لگیں وہ جو متحدہ ہندوستان میں سیکولرازم کی تبلیغ کرتے تھے پاکستان میں سیکولرازم کی مخالفت پر تل گئے حالانکہ پاکستان کے مسلمان کا مزاج سیکولر نہیں ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے باقی مضمون کا لب لباب مولویوں کا اکٹھا کرنا اور فقہ حنفی کی ترویج ہے یہ معاملہ بھی توجہ طلب ہے۔

(جسٹس (ریٹائرڈ) شیخ آفتاب حسین سابق چیف جسٹس وفاقی شرعی عدالت پاکستان)

(از روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۰ جنوری ۱۹۹۳ء)

والدین واقفین ان باتوں کا خیال رکھیں

حضور نے فرمایا:

"میں نے اپنے وسیع تجربے میں دیکھا ہے کہ ایشیا میں خصوصیت کے ساتھ یہ عادت بہت زیادہ پائی جاتی ہے کہ ایک چیز کا اندازہ لگا کر اس کو واقعات کے طور پر بیان کر دیتے ہیں۔ ... اس لئے اس بات کی بچپن سے عادت ڈالنی چاہیئے کہ جتنا علم ہے اس کو علم کے طور پر بیان کریں۔ اور اگر بچپن میں آپ نے یہ عادت نہ ڈالی تو بڑے ہو کر پھر دوبارہ بڑی عمر میں اسے رائج کرنا بہت مشکل کام ہوا کرتا ہے۔"

(خطبہ فرمودہ ۱۰ رفروری ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیر احمد خان رفیق۔

لیک ڈسٹرکٹ میں حضرت چوہدری ظفراللہ خان کی یاد

سات فروری ۱۹۹۳ء کو محترم ڈاکٹر سعید احمد خان اور ان کی اہلیہ محترمہ نے ہمیں دعوت دی کہ ان کی معیت میں ہم لوگ دو ایک روز کے لئے لیک ڈسٹرکٹ جائیں اور چونکہ یہ دن حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خانصاحب (ر) کی ۱۰۰ ویں یوم ولادت کا بھی ہے۔ اور انہیں انگلستان کا علاقہ لیک ڈسٹرکٹ پسند بھی بہت تھا اس لئے اس طرح گویا ان کی یادیں تازہ کرنے کا بھی اچھا موقع ہوگا۔ لیک ڈسٹرکٹ کا خوبصورت اور دلکش مناظر پر مشتمل علاقہ لندن سے قریباً ۲۵۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس علاقہ میں سرسبز و شاداب وادیوں، خوبصورت پگڈنڈیوں اور سربفلک، پہاڑوں کے علاوہ چونکہ خوبصورت جھیلوں کی بھی کثرت ہے۔ اس لئے اسے لیک ڈسٹرکٹ کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ انگلستان کے مشہور نیچر کے شاعر ورڈز ورتھ نے اپنی بے شمار نظمیں اسی علاقہ میں رہ کر لکھی ہیں اور بالخصوص ان کی عالمی شہرت یافتہ نظم The Dance of Daffodils بھی اسی علاقہ کے خوبصورت پھولوں بالخصوص Daffodils سے متأثر ہو کر لکھی گئی تھی۔ فروری سے لے کر اپریل تک یہ علاقہ Daffodils اور Tulips کے پھولوں سے گویا جنت ارضی کا سماں پیش کرتا ہے۔ رنگ و نور کا ایک سیلاب ان دنوں اُمڈ آتا ہے۔ وادیوں کی وادیاں جھیلوں کے کنارے اور دلکش سبزہ زاروں میں ان پھولوں سے جو بے شمار رنگوں کے ہوتے ہیں۔ ایک عجیب دلربا کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ جب ہوا یعنی بادِ نسیم چلتی ہے تو ان پھولوں کے پودے ہوا کے رُخ پر ہلتے ہوئے یوں لگتے ہیں گویا ناچ رہے ہوں۔ مَیں نے یہ منظر بارہا دیکھا ہے اور ہر دفعہ یوں محسوس کیا ہے کہ قدرت کے ساز پر یعنی ہوا چلنے کی ایک خاص آواز کے ساتھ ساتھ گویا یہ ہزاروں پھول رقص کناں نظر آتے ہیں۔

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خانصاحب پہلی مرتبہ اس علاقہ میں دسمبر ۱۹۱۱ء میں جب آپ انگلستان میں طالب علم تھے تشریف لے گئے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ پہلی نظر میں ہی انہیں اس علاقہ سے عشق ہو گیا تھا۔ جب بھی انہیں موقع اور وقت میسر آتا۔ چند دن کے لئے اس علاقہ میں تشریف لے جا کر قدرتی مناظر سے لطف اندوز ہوا کرتے تھے۔

۱۹۶۹ء میں جب حضرت امام جماعت الثالث یورپ کے دورہ پر تشریف لائے تو حضرت چوہدری صاحب کے اصرار پر آپ مع قافلہ دو دن کے لئے لیک ڈسٹرکٹ میں سکاٹ لینڈ جاتے ہوئے قیام پذیر ہوئے اور آپ کو بھی یہ علاقہ اتنا پسند آیا کہ بعد کے قریباً تمام دوروں میں وقت نکال کر اس علاقہ کی سیاحت کے لئے تشریف لے جاتے رہے۔

حضرت چوہدری صاحب نے ۱۹۱۱ء میں جس ہوٹل میں قیام فرمایا تھا۔ اس کا نام The Longdale Chase Hotel ہے۔ یہ جھیل ونڈرمیئر کے کنارے پر واقع ہے۔ اور پرانے طرز کی لکڑی کی بلڈنگ ہے۔ یہاں سے جھیل کے مناظر دل موہ لینے والے ہیں۔ اسی ہوٹل میں ۱۹۷۳ء کے دوران جب خاکسار ان کے ہمراہ تھا۔ آپ کو ایک حادثہ بھی پیش آیا تھا جس کا ذکر میں نے اپنی کتاب "محمد ظفراللہ خان۔ چند یادیں" میں کیا ہے۔

ہم سب نے یعنی ڈاکٹر سعید احمد اور ان کی اہلیہ اور خاکسار اور خاکسار کی اہلیہ نے یہ فیصلہ کیا کہ حضرت چوہدری صاحب کی یاد تازہ کرنے کے لئے ہم اس ہوٹل میں جا کر شام کی چائے پئیں گے اور ان کی یادوں کی جگالی بھی کریں گے پرانے زمانہ میں شام کی چائے انگریزوں کے لئے دن کا ایک ضروری حصہ ہوا کرتی تھی۔ اس کا وقت غروب آفتاب سے دو اڑھائی گھنٹہ قبل شروع ہوتا تھا۔ اور انگلستان کے تمام بڑے ہوٹل اور ریسٹورنٹ اس کا پرتکلف اہتمام کیا کرتے تھے۔ مچھلی۔ ٹوسٹ۔ جیم شہد اور Scones اس چائے کا حصہ ہوتے تھے حضرت چوہدری صاحب کو Toasted Scones اور شہد بہت پسند تھے۔ اور وہ ہمیشہ یہی آرڈر کیا کرتے تھے۔ ہم نے بھی اسی کا آرڈر دیا۔ چائے کے بعد ہوٹل میں چل پھر کر وہ حصے دیکھے جو حضرت چوہدری صاحب کو پسند تھے۔ مثلاً ہوٹل کے ڈائننگ ہال میں ایک مخصوص حصہ میں جہاں سے جھیل کا خوبصورت منظر نظر آتا تھا، آپ بیٹھا کرتے تھے۔ اور بعض دفعہ اس بات پر مصر ہوتے تھے کہ وہی حصہ ان کے قیام کے دوران ان کے لئے ریزرو کیا جائے۔ جس کا اہتمام خاکسار کر لیا کرتا تھا۔

لیک ڈسٹرکٹ میں انگلستان کے سب سے اونچے مقام یعنی پہاڑ کی چوٹی پر ایک ۵۰۰ سال پرانی سرائے ہے۔ جہاں مسافر کچھ دیر سستانے اور چائے کافی سے لطف اندوز ہونے کے لئے ٹھہر جاتے ہیں۔ یہ ۱۵۰۰ فٹ سطح سمندر سے بلندی پر واقع ہے اور ایک درّہ جسے Kirkstone Pass کہتے ہیں کے درمیان سب سے اونچے پوائنٹ پر واقع ہے۔ حضرت چوہدری صاحب بھی لیک ڈسٹرکٹ تشریف لے جاتے تو ان کی خواہش ہوتی تھی کہ اس درّہ سے گزرتے ہوئے اس سرائے میں کچھ عرصہ ٹھہر کر ان کے Scones سے لطف اندوز ہوا جائے۔ چنانچہ ہماری اگلی منزل بھی یہی سرائے قرار پائی۔ ہم وہاں پہنچ تو گئے لیکن سردی کے موسم کی وجہ سے بادل اور دھند نے اس علاقہ کو گھیرے میں لے رکھا تھا۔ اور صرف چند فٹ تک ہی نظر کام کرتی تھی۔ سرائے پرانے طرز کی ہے آخر ۵۰۰ سال پرانی ہی تو ہے۔ اندر انگیٹھی میں آگ جل رہی تھی۔ جس سے اندر کا حصہ خاصا گرم تھا۔ اس سرائے میں داخل ہو کر یوں لگتا ہے گویا ہم پتھر کے زمانہ Stone Age میں داخل ہو گئے ہیں۔ یہاں کی کافی اور Scones بھی بہت لذیذ ہوتے ہیں۔ خیر یہاں قریباً آدھ گھنٹہ تک مزید یادوں کی جگالی ہوتی رہی۔ اس دوران محترمہ سلمیٰ مبارکہ خان اہلیہ محترم ڈاکٹر سعید احمد خان نے حضرت چوہدری صاحب کے بارہ میں ایک ایمان افروز واقعہ سنایا۔ وہ فرمانے لگیں کہ ایک مرتبہ حضرت صاحب بریڈفورڈ تشریف لائے تو دوپہر کو اور شام کو اس علاقہ کے احباب کے گھروں میں ان کی دعوتیں ہوئیں۔ جن میں یہ بھی شامل تھیں۔ شام کے کھانے۔ کے بعد حضرت چوہدری صاحب نے بالخصوص یہ دریافت فرمایا کہ میٹھے کے طور پر کھانے کے بعد کیا پیش کیا جا رہا ہے۔ آپ کے میہمان نواز نے عرض کیا کہ Fresh Cream اور Strawberry ۔ آپ مسکرا کر خاموش ہو گئے۔ بعد میں سلمیٰ مبارکہ خان نے آپ سے مسکرانے کا راز دریافت کرنا چاہا تو آپ نے فرمایا۔ میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ایک خاص سلوک ہے۔ مجھے جس چیز کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے وہ اسی دن مہیا بھی فرما دیتا ہے۔ چنانچہ آج صبح لندن سے چلتے وقت میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر آج سٹرابری اور کریم مل جائے تو لطف آ جائے گا۔ دوپہر کے کھانے کے بعد اور پھل تو موجود تھے لیکن سٹرابری نہ تھی۔ اس لئے مجھے یقین تھا کہ شام کے کھانے پر اللہ تعالیٰ میرے میہمان نواز کے دل میں یہ تحریک پیدا کر دے گا کہ وہ سٹرابری اور کریم کا انتظام کریں۔ اور اسی لئے مَیں نے یہ سوال کیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے مطالبہ کے بغیر میری خواہش کو پورا کر دیا۔ اور ایسا میرے ساتھ بارہا ہوا ہے۔

واقعات تو اور بھی بہت ہیں جو ہم نے اس دن ایک دوسرے کو سنا کر اپنے ایمانوں کو تازہ کیا لیکن یہ مختصر خط ان کا متحمل نہیں ہو سکتا اس لئے انہیں کسی اور موقع کے لئے اٹھا رکھتا ہوں۔

دعاؤں میں براہ کرم اس عاجز کو یاد رکھیں آپ کی یادیں ہر دم سرسبز و تر و تازہ ہیں۔

صاحب ایمان کی قربانی بیج کی طرح ہے

"جہاں تک تحریک جدید کے کاموں کو چلانے کا کام ہے۔ جماعت نے اس معاملہ میں بے نظیر قربانی پیش کی ہے اور ہر قربانی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان کو آئندہ اس سے بڑھ کر قربانی کرنے کی توفیق عطا کی جاتی ہے۔

(صاحب ایمان) کی قربانی اس بیج کی طرح ہوتی ہے جو کہ پھولتا پھلتا اور بار بار پھل لاتا ہے۔ اگر ایک شخص اخلاص کے ساتھ "تحریک جدید" میں حصہ لیتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہونا چاہیئے کہ آئندہ سال اسے پہلے سے زیادہ قربانی کی توفیق ملے"۔

(ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات — نون۔سین

یاسر عرفات کا بیان

الجیریا میں نشر کئے گئے ایک بیان میں تنظیم آزادیٔ فلسطین کے چیئرمین یاسر عرفات نے کہا ہے کہ امریکہ کی اسرائیل کیلئے فلسطینیوں کے ملک بدر کرنے کے سلسلے میں امداد مشرق وسطیٰ کے قیام امن کی کوششوں کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ انہوں نے نئی کلنٹن انتظامیہ کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کروائی۔ کہ انہیں چاہیئے کہ جو بیانات انہوں نے انسانی حقوق اور اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کی قراردادوں کے احترام کے سلسلے میں دیئے ہیں۔ اُن کے مطابق عمل کریں۔ مسٹر عرفات کی یہ باتیں انتفاضہ کی ۶۳ ویں مہینے کی یاد مناتے ہوئے ایک تقریب میں کہی گئیں وہ وائس آف پیلسٹائن ریڈیو جو تنظیم آزادیٔ فلسطین کے اہتمام میں کام کرتا ہے۔ پر الجیریا میں نشر کی گئیں انہوں نے کہا یہ بات نہایت افسوسناک ہے کہ امریکہ سیکورٹی کونسل کی اُن قراردادوں میں خوب دلچسپی لیتا ہے جو دنیا کے دوسرے حصوں کے سلسلے میں منظور کی گئی ہیں اور یہ سب کچھ وہ اسرائیل کی حمایت میں کرتا ہے حالانکہ وہ یہ کہہ چکا ہے کہ تمام ریزولیوشنز کی وہ حمایت کرے گا۔ لیکن اسرائیل کے سلسلے میں جو قراردادیں پاس کی گئیں ہیں انکی طرف وہ توجہ نہیں دے رہا ایسا لگتا ہے کہ امریکہ اور اسرائیل کا گٹھ جوڑ اسرائیل کے لئے اور اسی طرح عرب ممالک کے لئے بھی قیام امن کے سلسلے میں رکاوٹ بن سکتا ہے اور اس خطے کو ایک دفعہ پھر نئی کشمکش میں دھکیلنے کا باعث بن سکتا ہے۔ اور یہاں جتنا بھی امن ہے اُسے بھی غیر مستحکم کر دے گا اور یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ نقصان کس حد تک جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ اسرائیل گٹھ جوڑ اور امریکہ کی حمایت جو اسرائیل کو حاصل ہے خاص طور پر اس موقعہ پر۔ جب کہ اُس نے چار سو سے زیادہ فلسطینیوں کو ملک بدر کیا ہوا ہے۔ قیام امن کی کوششوں کو کسی طرح بھی آگے نہیں بڑھنے دے گی۔ ہم اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ امریکہ کی نئی انتظامیہ کس نہج پر قدم بڑھاتی ہے چاہیئے تو یہ کہ وہ سیکورٹی کونسل کی تمام قراردادوں پر عمل کروانے کے لئے اپنا پورا زور لگائے۔ اگر سیکورٹی کونسل کی دیگر ممالک کے لئے قراردادیں ایسی ہیں کہ اُن پر عمل کروایا جائے تو ۷۹۹ قرارداد جو اسرائیل کے بارے میں ہے اُس پر کیوں عمل نہیں کروایا جاتا۔ انہوں نے کہا کہ یہ امریکہ اور ساری عالمی برادری کا فرض ہے کہ وہ ملک بدر کئے ہوئے فلسطینیوں کو واپس فلسطین لانے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔

ترکی/پاکستان تعاون

لاہور میں چیمبر آف کامرس اور انڈسٹری سے خطاب کرتے ہوئے ترکی/پاکستان بزنس کونسل کے صدر مسٹر سیرسس اگیلی SERISE GELI نے اس بات پر زور دیا ہے کہ پاکستان کی حکومت صرف یورپ مغربی ممالک سے سرمایہ کاری کے سلسلے میں رابطہ کرنے کی بجائے دنیا بھر کے ترقی یافتہ ممالک کے اچھے اچھے تاجروں اور صنعت کاروں سے رابطہ پیدا کرے۔ آپ نے اپنے ایک مفصل لیکچر میں بتایا کہ ترکی کی بہت سی نمایاں کمپنیوں نے اس سلسلے میں خاصی پیش رفت کی ہے اور وہ اس پوزیشن میں ہیں کہ اپنے برادر ملکوں کے ساتھ اپنی تکنیکی واقفیت کو شیئر (SHARE) کریں یعنی ان کے ساتھ مل کر کام کریں۔ انہوں نے کہا کہ خاص طور پر یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ وہاں عمارتی طریقوں میں خاصی تبدیلیاں لائی گئی ہیں۔ اور اس وقت ترکی کے معمار دنیا کے کسی بھی ملک کو سڑکیں، پل، بندرگاہیں، ہوائی اڈے اور بڑی بڑی سڑکیں بنانے میں مدد دے سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان باتوں کے علاوہ پاکستان اور ترکی کان کنی، کاروں کی تیاری میں بھی ایک دوسرے کا ہاتھ بٹا سکتے ہیں۔ کیونکہ دونوں ملکوں میں اس سلسلے میں کافی پیش رفت ہوئی ہے۔

گاڑیوں کے سلسلے میں جو کچھ پاکستان میں ہو رہا ہے اسے انہوں نے سراہا اور اس بات پر زور دیا کہ دونوں ملکوں کو اس حلقہ عمل میں ایک دوسرے سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ انہوں نے دفاع کے معاملات میں بھی تعاون کی طرف توجہ دلائی۔ اسلام آباد کی طرف سے جو اقتصادی اصلاحات کی جا رہی ہیں خاص طور پر مارکیٹنگ کے سلسلے میں اور نجکاری کے پیش نظر مسٹر اگیلی نے ان کے متعلق کہا کہ وسطی ایشیا میں جو تبدیلیاں آئی ہیں ان کے پیش نظر اقتصادیات میں فی الحقیقت اصلاح کی ضرورت ہے۔ اور کھلے مقابلے منڈیوں کے ذریعے کئے جانے چاہئیں۔ انہوں نے ترکی کی تجارت کے سلسلے میں بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

مسٹر یوسف ضیاء نے انہیں خوش آمدید کہتے ہوئے بتایا کہ گذشتہ سالوں میں پاکستان اور ترکی کی تجارت میں زوال آیا ہے۔ کیونکہ ترکی کی حکومت نے دھاگے کی درآمد پر ٹیکس لگا دیا ہے۔ البتہ اب یہ ٹیکس واپس لے لیا گیا ہے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ پاکستان اور ترکی کی تجارت پہلے کی طرح فروغ حاصل کرے گی۔

برمی مسلمان مہاجر

وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ ملک میں آنے والوں کے ویزوں کی جانچ پڑتال دوبارہ شروع کر دی گئی ہے۔ تاکہ غیر قانونی طور پر لوگ ملک میں داخل نہ ہو سکیں۔ انہوں نے کہا کہ غیر قانونی طور پر ملک میں داخل ہونے والوں کے لئے پانچ سال قید کی سزا ہے۔ لیکن اب اسے بڑھا کر دس سال کر دیا جائے گا۔ وزیر موصوف نے یہ بھی کہا کہ سرحدوں پر حفاظتی اقدامات پہلے کی نسبت زیادہ مضبوط کر دیئے گئے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ جب اس جانچ پڑتال کا سسٹم پوری طرح شروع ہو جائے گا۔ تو مختلف سفارتخانوں کو غیر قانونی طور پر داخل ہونے والوں کی اطلاع دے دی جائے گی۔ اور ان سے کہا جائے گا کہ وہ اپنے اپنے ملک کے ان باشندوں کو واپس اپنے ملک بھیجیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ جہاں تک ویزوں کے جاری کرنے کا تعلق ہے ان کی تعداد بھی پہلے کی نسبت کم کر دی جائے گی۔

ویزہ کی جانچ پڑتال

برمی مسلمان مہاجر جنہیں روہنگیا تر بھی کہا جاتا ہے واپس برما جانے تو شروع ہو گئے تھے۔ لیکن اب بتایا گیا ہے کہ باقی ماندہ لوگ اپنا ارادہ بدل چکے ہیں۔ انہوں نے اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے مہاجرین کو انٹرویو میں بتایا ہے کہ وہ واپس جانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ٹرانزٹ کیمپوں میں نیا پارہ میں رہ رہے ہیں۔ ان کی تعداد نو ہزار بتائی جاتی ہے اور ان کو اپنے پہلے کیمپوں سے لاکر ٹرانزٹ کیمپوں میں رکھا گیا ہے۔ پہلے ان لوگوں نے آمادگی کا اظہار کیا تھا کہ وہ برما واپس چلے جائیں گے اسی لئے انہیں کیمپوں سے لاکر ٹرانزٹ کیمپ میں رکھا گیا تھا۔ لیکن وہاں آ کر ان کی حرکات بہت مختلف ہو گئی ہیں انہیں کنٹرول کرنا مشکل ہو گیا ہے اور ان میں سے اکثر نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ جب تک برما میں جمہوری حکومت نہیں آئے گی روہنگیا کے لوگ واپس جاکر آرام کی زندگی نہیں گذار سکتے۔ البتہ ۵۸۶ افراد جن میں ۱۷۹ اشلر دوبا مہاجر کیمپ سے تعلق رکھتے ہیں اس انٹرویو کے بعد بھی واپس بھیجے جاچکے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ اپنی مرضی کے خلاف واپس بھیجے گئے ہیں اب تک جو مہاجر واپس جاچکے ہیں ان کی تعداد ۲۰،۸۶۹ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ہائی کمشنر نے ان سے گفتگو کر کے ۳۷۲۴ مزید افراد واپس بھجوا دیئے ہیں۔ حکومت نے ان کی واپسی کے لئے جو نئے قوانین مقرر کئے ہیں ان کے پیش نظر واپس جانے والوں کی تعداد اور واپس جانے کی خواہش رکھنے والوں کی تعداد کم ہو رہی ہے اور ۵ فروری سے اب تک کوئی مہاجر واپس نہیں بھیجا جا سکا۔ جب نیا پارہ کے ٹرانزٹ کیمپ میں مختلف خاندانوں سے انٹرویو کیا گیا تو پتہ چلا کہ ان میں سے صرف ۲۱ خاندان ایسے تھے جو واپس جانے کے لئے تیار تھے۔ بنگلہ دیش اس بات کے لئے خاصی کوشش کرتا رہا ہے کہ وہ لوگ سکون سے اپنے ملک واپس چلے جائیں۔ اور اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر نے بھی اس سلسلے میں بہت کچھ کیا ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ جو چلے گئے وہ چلے گئے اور باقی اس بات کے لئے تیار نہیں ہیں کہ وہ واپس جائیں۔

عیسائی تنظیم کی رپورٹ

انسانی حقوق کی ایک سرکردہ عیسائی تنظیم نے حال ہی میں ایک رپورٹ شائع کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اسلامی ممالک میں عیسائیوں کے ساتھ جو تکلیف دہ سلوک ہو رہا ہے اس نے اب نئی بلندیاں چھولی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ سوڈان میں اجتماعی طور پر انہیں مصلوب کیا جا رہا ہے تو پاکستان میں نئے مذہبی قوانین نافذ کئے جا رہے ہیں۔ ایک جوبلی مہم جس میں ایک سو اراکین پارلیمنٹ شامل ہیں نے وزارت خارجہ کے سربراہ مسٹر ہاگ کو مشرق وسطیٰ، افریقہ اور ملائشیا میں عیسائیوں کے دل دہلا دینے والے مسائل کی تفصیل پیش کی ہے۔

پاکستان میں ۱۹۹۱ء میں اسلامی قوانین یعنی شریعت کے نفاذ کی وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کے سلسلے میں پہلی دفعہ موت کی سزا دی گئی ہے۔ مسٹر گل مسیح جو ایک بیالیس سالہ عیسائی ہے جس پر ایک مسلمان ہمسائے کی گواہی کے باعث جرم عائد کیا گیا اگر اس شخص کی اپیل نامنظور ہو گئی اور اُسے پھانسی دے دی گئی تو جوبلی کا کہنا ہے کہ ایک مثال قائم ہو جائے گی جس سے عیسائیوں کو ان عقیدے کی وجہ سے پھانسی پر لٹکایا جا سکے گا۔ مصر میں جہاں دس فی صد عیسائی آباد ہیں حکومت کے متعلق یہ شبہات پیدا ہو رہے ہیں کہ وہ جلتے ہوئے گرجوں اور قبطی عیسائیوں کے مسلمانوں کی طرف سے قتل کئے جانے کی طرف سے آنکھیں بند کر لے۔

رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے جب سے حسنی مبارک صدارت کے عہدے پر فائز ہوئے ہیں (۱۹۸۱ء) ایک گرجا بھی قائم نہیں کیا جا سکا جب کہ مساجد ہزاروں کی تعداد میں قائم ہوئی ہیں سعودی عرب میں جہاں ہر قسم کی عیسائی عبادت ممنوع ہے رپورٹ کا کہنا ہے کہ خلیج کی جنگ کے بعد وہاں عیسائیوں کے مصائب بڑھ گئے ہیں کئی عراقی عیسائی اس وقت سے اب تک قید میں پڑے ہیں اور ان کے ساتھ امتیازی ناروا سلوک کیا جا رہا ہے انہیں مارا پیٹا جا رہا ہے اور کوشش یہ کی جاتی ہے کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔ ملائشیا میں کیونکہ حکومت نے تبدیلی مذہب غیر مسلموں کے لئے ممنوع قرار دے رکھی ہے کئی گرجے بند ہو گئے ہیں ملائشیا کی زبان میں چھپنے والی بائبل کو سختی سے سنسر کیا جاتا ہے۔ جوبلی کے ایک نمائندے نے اقوام متحدہ کے کمیشن برائے حقوق انسانی میں شرکت کے لئے جانے سے پہلے ایک مفصل رپورٹ وصول کی جس سے وہ سوڈان کے متعلق ایک خفیہ دستاویز تیار کر رہے ہیں۔ اس نمائندے نے مزید کہا کہ ہمیں امید ہے کہ اس رپورٹ کو منظر عام پر لایا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہاں قتل و غارت انتہائی سطح پر جا پہنچا ہے۔

برطانیہ کا شاہی خاندان

برطانیہ کے ۳/۴ لوگ سمجھتے ہیں کہ وہاں بادشاہت میں اصلاح کی ضرورت ہے اور شاہی خاندان کو عوام الناس کا زیادہ خیال رکھنا چاہئے۔

یہ بات روزنامہ ٹیلی گراف نے ایک سروے کے بعد شائع کی ہے ۴۵ فیصد لوگوں نے کہا ہے کہ بادشاہت اور شاہی خاندان کو زیادہ جمہوری ہونے کی کوشش کرنی چاہئے اور ہالینڈ کی طرح لوگوں کو اُن سے ملنے میں آسانی پیدا کرنی چاہئے صرف ۹ فیصد لوگوں نے اس خیال کا اظہار کیا کہ بادشاہت کو ختم کرنا چاہئے جب کہ ۲۴ فیصد نے کہا کہ بادشاہت کو ویسی ہی جیسی ہے رہنا چاہئے۔ جب ملکہ کے متعلق پوچھا گیا تو ۸۷ فیصد لوگوں نے کہا کہ وہ بالکل ٹھیک ٹھاک ہے اگرچہ اُن کے خاندان کے بعض افراد نے اُن کے وقار پر دھبہ لگایا ہے ۱۹۵۱ء میں ۱۵ فیصد لوگوں نے کہا تھا کہ شہزادہ چارلس کو تخت نشین ہونا چاہئے لیکن اب صرف چار فیصد لوگوں نے یہ بات کہی ہے شہزادی ڈیانا شاہی خاندان میں سب سے زیادہ مقبول مانی گئی۔ انہیں ۲۲ فیصد ووٹ ملے۔ جس روز یہ جائزہ پیش کیا گیا اُس سے ایک دن پہلے لبرل ڈیموکریٹ لیڈر پیڈی نے ٹیلی ویژن پر بادشاہت کے متعلق ایک مناظرے میں حصہ لیا۔ وہاں ایک بات کہی گئی ہے کہ برطانیہ کی بادشاہت کو یورپ کے شاہی خاندانوں سے سبق لینا چاہئے۔ جنہوں نے اپنے آپ کو خاصا سادہ بنا لیا ہے۔

لوانجن (جرمنی) میں مسجد

بتایا گیا ہے کہ جرمنی میں دریائے ڈینیوب پر ایک چھوٹے سے شہر میں مسلمانوں کو پہلی مسجد کی تعمیر کی اجازت دے دی گئی ہے۔ لیکن مسجد کی اجازت دئے جانے سے پہلے مسلمانوں سے یہ وعدہ لیا گیا ہے کہ وہ مینار پر سے اذان نہیں دیں گے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ مینار ۲۵ میٹر اونچا ہوگا۔ شہر کا نام لوئنجن ہے اور اس شہر کے میئر نے کہا کہ کونسل نے ایک بھاری اکثریت سے اجازت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس مسجد میں نماز ادا کرنے والے سب کے سب ۵۴ تک باشندے ہوں گے جو اس شہر کے مستقل رہنے والے ہیں۔ یہ شہر میونخ سے شمال مغرب کی طرف ۱۰۰ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ بیویریا کی ریاست کے دوسرے علاقوں میں مسلمانوں اور عیسائیوں، وہاں عیسائی اکثریت میں ہیں، میں یہ مناقشہ چلتا رہا ہے۔ لوگوں نے کہا ہے کہ اذان سے ان کے سکون میں فرق پڑے گا۔ اس لئے اگر اذان نہ دی جائے تو مسجد کی اجازت دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ چنانچہ بتایا گیا ہے کہ جب مسلمانوں نے یہ وعدہ کر لیا کہ وہ اذان نہیں دیں گے تو کونسل کی اکثریت نے نہایت آسانی سے مسجد کی تعمیر کی اجازت دے دی ہے۔

صدام حسین / امریکہ

کویت کے فرسٹ ڈپٹی پرائم منسٹر اور وزیر خارجہ شیخ صباح الاحمد الجابر الصباح نے سختی سے اس تاثر کو مسترد کیا ہے کہ امریکہ صدام حسین کو اس لئے برسر اقتدار رکھنا چاہتا ہے کہ وہ اس کے ذریعے عرب دنیا کو بلیک میل کرے۔ انہوں نے کہا کہ یہ عراقیوں کا کام ہے کہ وہ صدر صدام سے اپنی شکست کی ذلت کا بدلہ لینے کے لئے اسے اقتدار سے ہٹائیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ عنقریب عراقی لوگ صدام حسین کو اقتدار سے ہٹا دیں گے۔ کیونکہ صدام حسین نے عراق کو باقی دنیا سے الگ تھلگ کر دیا ہے۔

جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ کویت مزید کون کون سے دباؤ عراق پر ڈالنا چاہے گا تو انہوں نے کہا کہ عراق پر ہر قسم کا دباؤ ڈالا جانا چاہئے تا کہ وہ مجبور ہو کہ اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کی قراردادوں پر پوری طرح عمل کرے ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ کویت کویتی قیدیوں کو عراق سے رہا کرانے کے لئے بہت زیادہ کوشش کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اس بات کی بڑی سخت تشویش ہے کہ ہمارے لوگ ابھی تک عراق میں قیدی کی زندگی گذار رہے ہیں۔ انہوں نے عالمی برادری کی اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ عراق یا تو کویتی قیدیوں کو رہا کر دے یا کم از کم اتنا تو کرے کہ ہمیں ان کے متعلق ضروری معلومات فراہم کرے۔

عراقی اسلحہ کویت میں

خلیج کی جنگ کے بعد اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل نے عراق [illegible] کویت کی سرحدوں کو دوبارہ معین کیا تھا جس کے نتیجہ میں عراق کا خیال تھا کہ اس کا کچھ حصہ کویت کو دے دیا گیا ہے۔ چنانچہ اب گذشتہ دنوں عراق نے کوشش کی کہ ان علاقوں میں جو اس کا اسلحہ موجود تھا وہ واپس لیا جائے لیکن اس کوشش کے متعلق یہ کہا گیا کہ عراق نے پھر کویت پر حملہ کر دیا ہے۔ چنانچہ بطروس غالی کی رپورٹ پر اقوام متحدہ نے دونوں ملکوں کی سرحدوں کی نگرانی کے لئے جو فوج متعین کر رکھی ہے۔ اس میں اضافہ کر دیا گیا۔ فوج میں اس اضافے کے بعد عراقی کارروائی ختم ہو گئی اور کہا جاتا ہے کہ اب وہاں امن و امان ہے۔

لیکن جیسا کہ ہم نے پہلے بھی کہا ہے عراق کی طرف سے ایسی کارروائیوں کو روکنے کے لئے کوئی مؤثر اقدامات ہونے چاہئیں۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ عراق کو تاریخی طور پر یہ یقین دلایا جائے کہ کویت کا کوئی حصہ کبھی بھی عراق کی ملکیت میں نہیں رہا۔ اگر عراق کو اس بات کا یقین ہو جائے تو کویت پر اس کے حملے صریحاً ناپسندیدہ کہلائیں گے۔ لیکن اگر وہ یہ سمجھتا رہے کہ کسی نہ کسی وقت اس کے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے اور اس کے بعض حصے کویت کے اقتدار میں دے دیئے گئے ہیں تو یقیناً وہ اس بات کی بار بار کوشش کرے گا کہ ان حصوں کو واپس حاصل کرے اور اسی سلسلے میں اسے عالمی برادری کے فیصلوں کی بھی پرواہ نہیں ہوگی۔ بہرحال گذشتہ دنوں ایک دفعہ پھر عراق نے یہ کوشش کی جو اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل نے مزید فوجی کمک بھیج کر ختم کرا دی۔ خدا کرے کہ اب اس علاقے میں امن و امان رہے۔

"تحریک جدید کی مالی قربانی کا مطالبہ بھی اس کے انیس سالہ دور کے بعد لازمی قرار دے دیا گیا تا کہ ہمارے ایمان، زندگی اور روحانیت فروغ پاتی رہے۔ مبارک ہیں وہ وجود جو اس نکتہ کو سمجھیں اور وقت کے تقاضے کے مطابق بڑھ چڑھ کر اس عظیم الشان تحریک کے لئے قربانیاں پیش کریں۔"

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ مکرم ندیم احمد خالد صاحب ابن مکرم عبدالمجید خالد صاحب ربوہ کا نکاح ہمراہ محترمہ ثمینہ شاہین صاحبہ بنت مکرم چوہدری منظور احمد صاحب فیصل آباد مورخہ ۲۹ جنوری ۹۳ء کو بیت الفضل فیصل آباد میں مکرم چوہدری ظفر اللہ خان چیمہ صاحب نے بعوض بیس ہزار روپے حق مہر پڑھایا۔ مورخہ ۱۲ فروری ۹۳ء کو تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ اگلے روز دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جسمیں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔

○ مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب معلم وقف جدید ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم ڈاکٹر عبدالرشید صاحب شاکر آف شاہ رگ ضلع کوئٹہ ابن مکرم محمد اسمٰعیل صاحب مورخہ ۱۵ فروری ۹۳ء کو محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے مبلغ بیس ہزار روپے حق مہر پر بیت المبارک میں پڑھا اور ۱۶ فروری ۹۳ء کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اس موقع پر بھی محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے ہی دعا کرائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان رشتوں کو فریقین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے

درخواست دعا

○ مکرم منور احمد قریشی صاحب سابق قائد مجلس دا سیر راہ مولی راولپنڈی کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ ذہنی امراض کے وارڈ میں بھی زیر علاج رہے ہیں۔ اب ڈاکٹروں نے چھ ماہ بیڈ ریسٹ اور علاج تجویز کیا ہے۔

محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد رفیق صاحب کراچی اپنے خاندان کے لئے خیر و برکت کے لیۓ درخواست دعا کرتی ہیں

○ مکرم صوفی غلام محمد صاحب ناصر آباد ربوہ کا کامیاب اپریشن طاہر ہسپتال فیصل آباد میں ہوا ہے اور کمزوری بہت ہے۔

○ مکرم عطاء الرحمٰن قریشی صاحب (ابن قریشی محمد عثمان صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) آف کوئٹہ کا آغا خاں ہسپتال کراچی میں پراسٹیٹ گلینڈ اور ہرنیا کا اپریشن ہوا ہے

○ محترمہ روبینہ تنویر صاحبہ فیصل آباد اپنے مسائل کے حل اور اپنی بہنوں اور بھائی کی مشکلات کے دور ہونے اور ان کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

احباب ان سب کیلئے دعا کریں۔

نتیجہ مقابلہ بین الاضلاع مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان سال ۹۲-۹۱ء

سال ۹۲-۹۱ء کارکردگی کے لحاظ سے مقابلہ بین الاضلاع میں حسب ذیل تفصیل سے اضلاع نے امتیاز حاصل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان سب اضلاع کیلئے مبارک فرمائے

۱۔	اوّل	ضلع لاہور
۲۔	دوم	ضلع خانیوال
۳۔	سوم	ضلع کراچی
۴۔	چہارم	ضلع جھنگ
۵۔	پنجم	ضلع سیالکوٹ
۶۔	ششم	ضلع ملتان
۷۔	ہفتم	ضلع سرگودھا
۸۔	ہشتم	ضلع مظفر آباد
۹۔	نہم	ضلع قصور
۱۰۔	دہم	ضلع راولپنڈی

(معتمد خدام الاحمدیہ پاکستان)

اعلان گمشدگی

○ مورخہ ۲۵ فروری ۹۳ء کو ایک عدد سبز رنگ کا بٹوہ جسمیں کچھ نقدی اور شناختی کارڈ تھا بیت الناصر سے بہشتی مقبرہ کے مابین کہیں گر گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو ملا ہو تو براہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا دیں۔

عزیز احمد۔ معرفت چوہدری لئیق احمد صاحب مکان ۱۱/۸ دارالرحمت غربی۔ بالمقابل بیت الناصر ربوہ ضلع جھنگ

○ مکرم حکیم نور محمد صاحب نورن بستی رنداں والے کا ایک لفافہ گم ہوگیا ہے۔ اس میں ان کی وصیت کے کاغذات اور ایک قیمتی فوٹو تھی۔ جس دوست کو ملے وہ مکرم صدر صاحب عمومی ربوہ کے دفتر میں پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں

روزگار کے مواقع

● پرل کانٹی نینٹل ہوٹل لاہور میں سول انجنیئر، الیکٹریکل انجنیئر، آرکیٹیکچرل یا سول ڈرافٹسمین، کنسٹرکشن سپرنٹنڈنٹ اور سول سپروائزر وغیرہ کی اسامیاں خالی ہیں۔

● ڈویژنل پبلک سکول ماڈل ٹاؤن لاہور میں انگلش۔ فزکس، پاک سٹڈیز، پی ٹی آئی اور بی اے / بی ایس سی ڈگری فرسٹ / سیکنڈ کلاس کے حامل مرد اور خاتون امیدواروں کے لئے ٹیچرز کی آسامیاں خالی ہیں۔

● جوتے بنانے والی مشہور کمپنی سروس انڈسٹریز لمیٹڈ مریدکے ضلع شیخوپورہ میں ایف اے / ایف ایس سی یا گریجویٹ افراد کے لئے اسسٹنٹ فورمین ٹرینی کی آسامیاں خالی ہیں۔

● فوجی فرٹیلائزر کمپنی لمیٹڈ صادق آباد ضلع رحیم یار خان میں ایف ایس سی پری انجنیئرنگ یا انسٹرومنٹ ٹیکنالوجی میں ڈپلومہ ہولڈر کے لئے انسٹرومنٹ ٹیکنیشنز کی آسامیاں خالی ہیں۔

● دوا ساز کمپنی گلیکسو لیبارٹریز پاکستان لمیٹڈ لاہور میں ایف اے / ایف ایس سی اور فائر فائٹنگ کورس کے تربیت یافتہ فرد کے لئے فائر ماسٹر کی اسامی خالی ہے

درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ ۲۸۔ فروری ۱۹۹۳ء ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے مورخہ ۲۰۔ فروری ۱۹۹۳ء کا روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔

مہتمم خدمت خلق
مجلس خدام الاحمدیہ۔ پاکستان

بقیہ صـ۱

۔۔۳ ایس پی تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ بھی مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۹۳ء کو انجام پائی۔ دن کے پونے بارہ بجے محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل نے پچیس ہزار روپے حق مہر کے عوض عزیزہ مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ آپ نے فرمایا ایک باپ کی دو بیٹیوں کی رخصتی کی تقریب کے موقع پر جہاں خوشی بھی زیادہ ہوتی ہے کہ دو گھر بسنے ہیں وہاں پر غم بھی زیادہ ہوتا ہے کہ دو بیٹیاں گھر سے رخصت ہو رہی ہیں۔

محترم مولانا موصوف نے خطبہ نکاح میں جو پنجابی زبان میں دیا گیا اور جس کو احباب نے بے حد سراہا۔ اس میں آپ نے شادی والے جوڑوں کو نہایت کار آمد نصائح فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ ازدواجی زندگی کا انحصار اس بات پر ہے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کیا جائے اور میاں بیوی اور دیگر عزیزان سیدھی اور صاف بات کہیں کوئی پیچ نہ ہو۔ مولانا نے کہا کہ میاں بیوی کے درمیان سلوک مثالی ہونا چاہیئے تاکہ دیکھنے والے یہ کہیں کہ احمدیوں کے گھروں میں مثالی سلوک ہوتا ہے۔

تقریب رخصتانہ ڈھائی بجے بعد دوپہر منعقد ہوئی۔ جس میں محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے ان ہر دو رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔ تقریب رخصتانہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کے مہتممین اور کارکنان کے علاوہ دیگر احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

احباب کرام سے ان رشتوں کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعزاز

مکرم محمد احمد صاحب ابن مکرم حوالدار (ریٹائرڈ) محمد شفیع صاحب دارالنصر غربی ربوہ جو مانچسٹر یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کر رہے ہیں کو آپٹیکل سوسائٹی آف امریکہ نے اور انسٹی ٹیوٹ آف الیکٹریکل اینڈ الیکٹرانک انجنیئرز نے ممبرشپ کا اعزاز عطا کیا ہے۔

قابلِ قدر جذبات

ہومیو ڈاکٹر اویس اکمل شاد صاحب نے لاہور چھاؤنی سے چند اشعار بھجوائے ہیں۔ ان میں کہا گیا ہے کہ میرے دل کی ہر دھڑکن میں وہی نام ہے جس سے مجھے روکا جا رہا ہے۔ یہ نام میں دہراتا رہوں گا۔ موصوف کے جذبات قابلِ قدر ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

رمضان المبارک میں اوقاتِ کار

صبح ۸ بجے تا ۴½ بجے شام

جمعۃ المبارک

وقفہ ۱۲ بجے تا ۲½ بجے

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

فون

۶۳۴ ـــــــ ۵۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ ۲۸: فروری۔ آج صبح سے دھوپ نکلی ہوئی ہے۔ سردی قدرے کم ہے۔

○ بتایا گیا ہے کہ آٹھویں ترمیم کے سلسلہ میں تین مختلف بل تیار ہو رہے ہیں۔ حکومت اور پی ڈی اے اس کے خاتمے پر متفق ہیں مگر طریق کار کا تعین نہیں ہو رہا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس سلسلہ میں صدر چاہتے ہیں کہ اختلافات کا جلد خاتمہ ہو انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ وزیر اعظم سے اختلافات نہیں ہے امید ہے کہ جلد سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔

○ عامل کانسی کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ لاہور میں ہے اور امریکہ کی طرف سے اطلاع ملنے پر وہاں سے پولیس کو چوکس کر دیا گیا ہے۔ امریکہ نے جو اس کے متعلق رپورٹ مہیا کی ہے اس میں اس کا قد پانچ فٹ پانچ انچ بتایا گیا ہے۔ بال کالے اور گھنگھریالے ہیں۔ وزن ۱۴۵ پاؤنڈ اور آنکھیں براؤن۔ عامل کانسی پر الزام ہے کہ اس نے سی آئی اے کے دو اراکین کو ہلاک کیا تھا۔

○ بتایا گیا ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو اور وزیر اعظم محمد نواز شریف کے درمیان دس جنوری کو پانچ نکاتی سمجھوتہ ہوا تھا۔ اس کے مطابق آٹھویں ترمیم ختم کی جائے گی۔ صدارتی امیدوار مشترکہ ہوگا۔ اور پیپلز پارٹی نے کہا ہے کہ وہ اس سلسلے میں کوئی تحریک نہیں چلائے گی۔

○ واشنگٹن میں امریکی محکمہ خارجہ کے حکام پاکستان اور بھارت کے سفیروں سے اہم رابطے کر رہے ہیں کہا جاتا ہے کہ امریکہ اور دوسرے مغربی ممالک پاک بھارت کشیدگی کم کرانے کی کوششوں میں مصروف ہیں مغربی سفارتکار نئی دہلی اور اسلام آباد میں اہم شخصیتوں سے ملاقاتیں کریں گے۔

○ دنیا کی دوسری بلند ترین عمارت ورلڈ ٹریڈ سنٹر جس میں کہا جاتا ہے کہ ایک لاکھ کے قریب لوگ کام کرتے ہیں۔ میں بم کا دھماکہ ہوا جس میں سات افراد ہلاک ہو گئے۔ دھماکہ تہہ خانے میں ہوا۔ یہ عمارت ایک سو دس منزلہ ہے اور کہتے ہیں کہ پہلی پانچ منزلوں کی چھتیں اڑ گئیں زخمی ہونے والے افراد کی تعداد ۵۰۰ بتائی جاتی ہے۔

○ تاج کمپنی کے کھاتہ دار جو ایک عرصہ سے پریشان ہیں کہا جاتا ہے کہ ان کے ساتھ فراڈ کیا گیا ہے اور اس کمپنی کے چار ڈائریکٹروں کو آٹھ سال قید اور اسی ہزار روپے جرمانہ ہوا ہے۔ یہ فیصلہ لاہور ہائیکورٹ نے صادر کیا ہے۔ لاہور ہائیکورٹ نے یہ بھی بتایا ہے کہ یہ ادارہ ۳۰ سال تک کھاتہ داروں سے فراڈ کرتا رہا اور متعلقہ ایجنسیوں نے بھی اس کا نوٹس نہیں لیا۔ ہائیکورٹ نے تنبیہہ کی ہے کہ ایسے اداروں کی سخت نگرانی کی جائے۔

○ بادشاہی مسجد لاہور کے خطیب مولانا عبدالقادر آزاد نے کہا ہے کہ ہمیں فوری طور پر ایٹمی دھماکہ کرنا چاہیئے کیونکہ شرعی مسئلہ یہ ہے کہ اگر اپنی طاقت سے کم تیاری کی جائے۔ تو سب گناہ گار ٹھہرتے ہیں۔ اگر پاکستان نے ایٹمی دھماکہ نہ کیا تو صدر پاکستان سے مزدور تک سب گناہ گار ٹھہریں گے۔ جنگ کے پولیٹیکل سیل سے ایک خصوصی انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کو (احمدیوں کو) غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا فیصلہ شاہ فیصل مرحوم کی مداخلت پر ہوا۔ اور کہ امریکہ کے صدر نکسن نے ٹیلی فون پر بھٹو سے کہا تھا کہ قادیانیوں کو کچھ نہ کہا جائے۔

○ لیبیا کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے قذافی کے آبائی شہر کو لیبیا کا دارالحکومت بنایا جائے تمام سفارت خانوں کو طرابلس سے ۳۷۰ میل دور راس لالوخ منتقل ہونے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔

○ بوسنیا کے باشندوں کو خوردونوش کی اشیاء اور دیگر ضروریات پہنچانے کے لئے امریکہ اور اقوام متحدہ نے وہاں سامان بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ سرب کی فوجوں کو یہ حکم ملا ہے کہ وہ امریکہ کے جہازوں پر فائر نہیں کریں گے۔

○ آزاد جموں وکشمیر کے سابق وزیر اعظم راجہ ممتاز حسین راٹھور نے کہا ہے کہ وہ سپریم کورٹ کے سامنے حاضر ہونے کے لئے تیار ہیں تاکہ وہ ایسا مواد پیش کر سکیں جس سے پتہ چل سکے کہ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل ریٹائرڈ مرزا اسلم بیگ نے صدارتی انتخاب میں جو آزاد جموں وکشمیر میں ۱۹۹۰ء میں ہوئے تھے مداخلت کی تھی۔

صاحب اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔
اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

۔ چھوٹا قد کورس	۱۰۰/-	DWARFISHNESS COURSE
۔ بول بستری کورس	۳۵/-	BED URINE COURSE
۔ مٹی چھوڑ کورس	۲۰/-	MITTI CHOUR COURSE
۔ بے بی گروتھ کورس	۳۰/-	BABY GROWTH COURSE
۔ سوکھا پن کورس	۶۰/-	MARASMUS COURSE
۔ بے بی ٹانک	۱۲/-	BABY TINIC
۔ آہستہ دانت نکالنا کیور	۲۰/-	SLOW DENTITION CURE
۔ بے ترتیب دانت کیور	۲۰/-	IRREGULER TEETH CURE

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن
چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۰۶ / ۷۷۱

خود مل کر تشخیص و مشورہ کے خواہشمندوں کی خاطر
حضرت حکیم نظام جان کے فرزند
حکیم عبدالحمید اعوان کا
ماہانہ پروگرام

۔ ۵ تا ۷ تاریخ۔ مشہور دواخانہ نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ۔ فون ۹۰۶
۔ ۱۰ تا ۱۲ تاریخ۔ سیکٹر آئی ۱/۲ گلی نمبر ۳۲۔ اسلام آباد۔
۔ ۱۵، ۱۶ تاریخ۔ مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالر والہ۔
۔ ۲۱ تا ۲۳ تاریخ۔ مشہور دواخانہ محمود آباد ۳ کراچی۔ فون PP-۵۴۸۱۷۹
۔ ۲۵ تا ۲۷ تاریخ۔ مشہور دواخانہ نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ۔ ملتان
فون: PP-۵۱۰۵۶۴

باقی دنوں میں
مشہور دواخانہ نزد پنڈی بائی پاس جی۔ ٹی روڈ گوجرانوالہ میں مشورہ ہو سکتا ہے۔ گوجرانوالہ فون ۲۱۸۵۳۴ / ۲۱۹۰۶۵

ڈسٹری بیوٹرز درکار ہیں!

ہمیں اپنی مصنوعات بھائی سوپ۔ فینائل۔ آئل سپرے اینٹی ٹرمائیٹ وغیرہ کی سیل کے لئے مندرجہ ذیل اضلاع کے چھوٹے اور بڑے شہروں میں ڈسٹری بیوٹرز درکار ہیں:۔
ربوہ۔ فیصل آباد جھنگ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ سرگودھا خوشاب۔ میانوالی بھکر۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ گجرات۔ نارووال۔
خواہش مند کاروباری احباب جو مالی طور پر مستحکم ہوں مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ کریں۔

وارئیر کیمیکل کمپنی بالمقابل نئی جلسہ گاہ۔ ربوہ

فون فیکٹری: ۶۱۵-۰۴۵۲۴ —— رہائش: ۳۴۰-۰۴۵۲۴

پتہ